سید محمد اکبر شاہ بخاری
مدیر مدرسہ اشرفیہ احتشام العلوم جامعہ مسجد عثمانیہ

اکابر امت کے علمی جانشین

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اوراس کے بانی شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ سے اور دارالعلوم کے موجودہ مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلھم سے غالبًا ۱۹۷۰ء سے تعلق قائم ہوا تھا بندہ ناچیز جامعہ خیر المدارس ملتان میں طالبعلم تھا اس دوران میں بہت سے اکابر علماء ومشائخ کی زیارات وملاقات کی سعادتیں حاصل ہوتی رہیں۔

عقیدت، محبت اور شفقت

حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی احقر ناچیز کو عشق کی حد تک تعلق قائم رہا بہت سے مقامات پر حضرتؒ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور متعدد بار حضرتؒ سے خط وکتابت کا تعلق بھی رہا حضرتؒ نے بڑی محبت وشفقت سے ہمیشہ احقر کے خطوط کا جواب بنفس نفیس تحریر فرمایا جو میرے لئے بڑی سعادت اوراعزاز ہے۔

۱۹۸۰ میں خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی کی اچانک وفات پر حضرتؒ نے دل کی گہرائیوں سے بڑے افسوس کا اظہار فرمایا اوران کی وفات کو عالم اسلام کا عظیم سانحہ قرار دیا اسی طرح سے حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کی وفات پر بھی بڑے دکھ کا اظہار فرمایا اور علماء کی اس اچانک اور جلدی جلد وفات ہونے کو آثار قیامت فرمایا آپ اکابر واسلاف کے اخلاق وعادات کا کامل نمونہ تھے آپ کی رحلت کے بعد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک یتیم ہوگیا تھا۔

دو عظیم شخصیات

مگر دو عظیم شخصیات جن پر علمی ودینی حلقے ناز کرتے ہیں اور ملت اسلامیہ جن کے علم وعمل کو مسلم مانتی ہے میری مراد شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحبؒ اور ملک کے مایہ ناز بطل جلیل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم ہیں جنہوں نے اپنے علم وعمل سے دارالعلوم حقانیہ کو سنبھالے رکھا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کی عظیم مسند کو قائم دائم رکھا دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے بعد ان

دونوں کے مقام ومرتبہ کو سربلند رکھا ہے، گزشتہ دنوں شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحبؒ کی وفات نے پھر ایک مرتبہ دارالعلوم حقانیہ کو علمی لحاظ سے بڑا نقصان پہنچایا ہے حضرت ڈاکٹر صاحب کی وفات سے دنیائے اسلام ایک جید عالم ربانی، عظیم محدث ومفسر، بہترین محقق ومدبر اور ایک عبقری شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔

جمالِ گل میں ان کا لہو بھی ہے

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ملک کی ممتاز دینی درسگاہ ہے جہاں سے ہزاروں طالبان علم فیضیاب ہو چکے ہیں اور دارالعلوم کی ترقی وتعلیم جہاں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم کی محنت وکاوشوں کا نتیجہ ہے وہاں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کی محنت وکاوشوں کا بھی حصہ ہے آپ نے زندگی بھر تعلیم وتدریس تبلیغ وارشاد وتصنیف وتالیف کے ذریعے دین کی خدمت کی ہے اور آخر دم تک حدیث رسول کے چراغ جلائے ہیں آپ اپنی سیرت وکردار اور حسن صورت اور حسن خطابت اور حسن اخلاق میں ایک مثالی شخصیت تھے ساری حیات دین کی خدمت کرتے ہوئے بالآخر ۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ بمطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵ء بروز جمعہ دارِ فنا سے دارِ بقا کو منتقل ہو گئے، علماء وصلحاء طلباء اور عوام وخواص نے نماز جنازہ پڑھی اور اپنے آبائی قبرستان میں اپنے والد محترم کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ تیرے در کی دربانی کرے

عظیم علمی نقصان

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر ملک بھر کے جید اکابر علماء مشائخ نے انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور آپ کی وفات کو علمی ودینی حلقوں کیلئے عظیم نقصان قرار دیا ہے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ، مجلس حیاۃ المسلمین پاکستان کے صدر حضرت مولانا محمد عبید اللہ اشرفی، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مہتمم جامعہ دارالعلوم کراچی، حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، حضرت مولانا ڈاکٹر اسعد تھانوی مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر، حضرت مولانا قاری تنویر الحق تھانوی مہتمم جامعہ احتشامیہ کراچی اور دیگر ممتاز علماء نے آپ کی وفات کو عظیم سانحہ قرار دیا ہے اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہم اور حضرت مرحوم کے صاحبزادگان اور لواحقین سے اظہار تعزیت کہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور ان کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں آمین۔